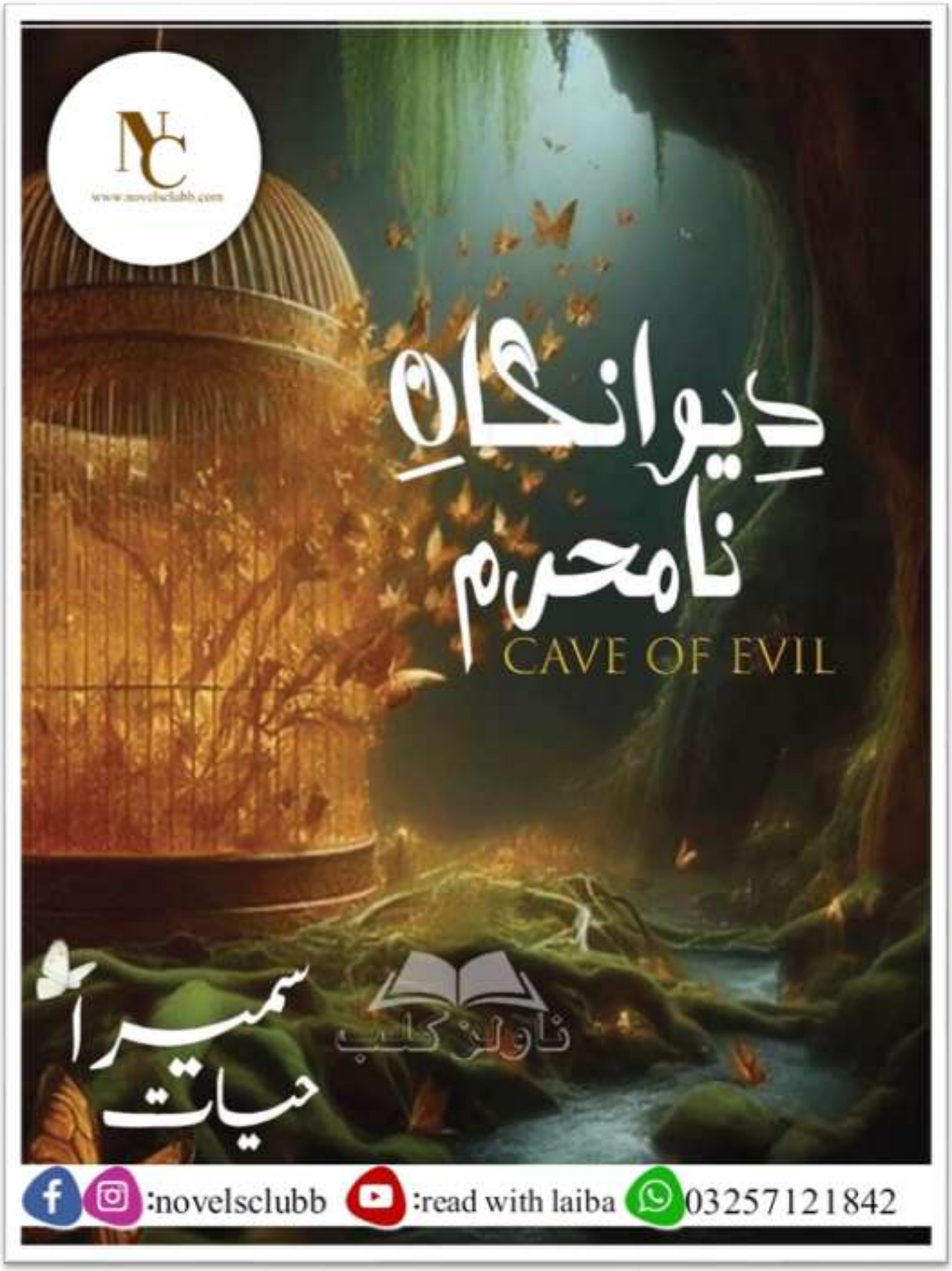
NC
دِیوانگاہِ
نامحرم
CAVE OF EVIL
سمیرا
حیات
ناولز کلب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

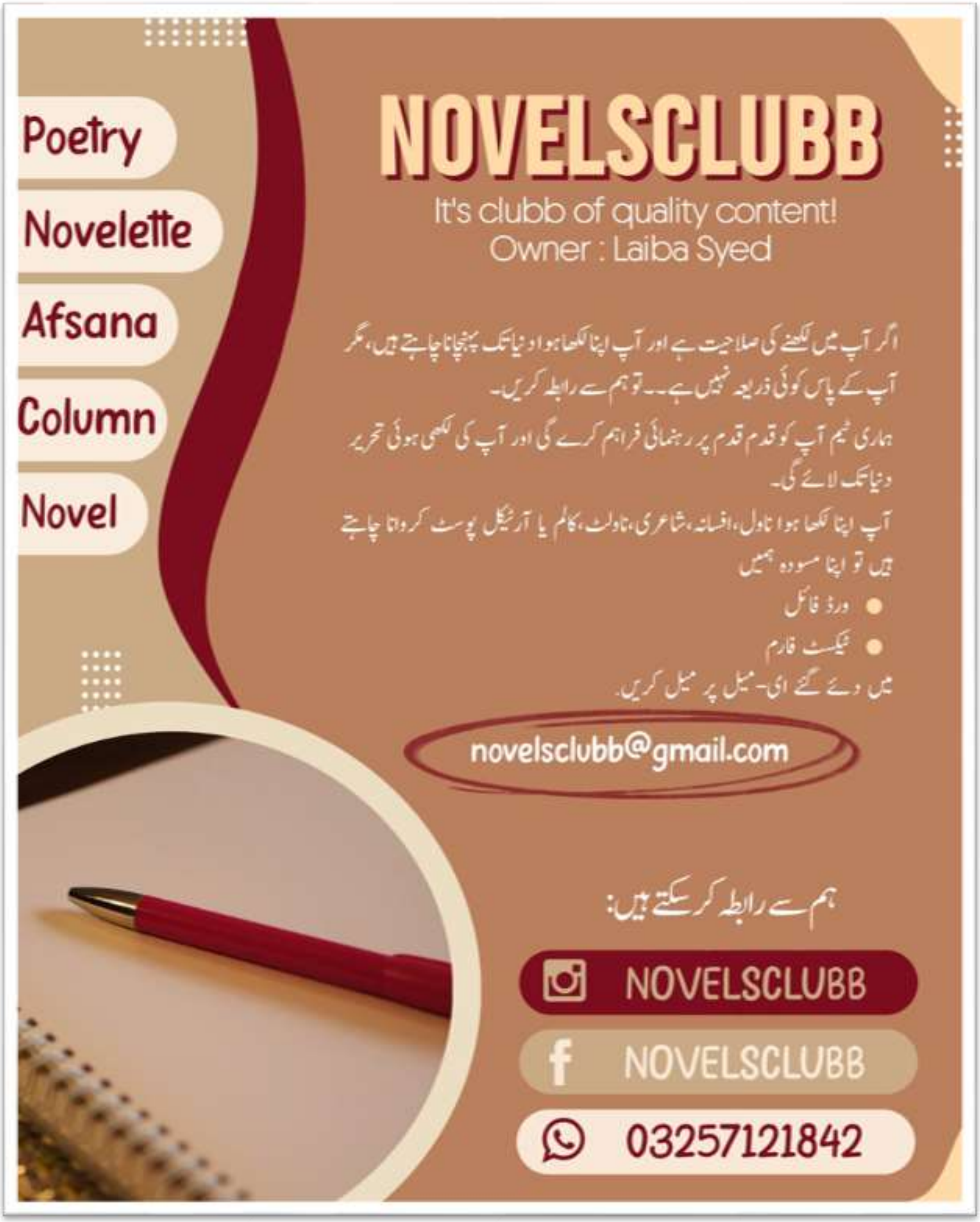
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

دیوانگانِ نامحرم

از قلم

سمیرا حیات

www.novelsclubb.com

پہلی قسط

باب اول

ملاقات کے 'م' سے

اس کے غم کو غم ہستی تو میرے دل نہ بنا

زیست مشکل ہے تو اسے اور مشکل نہ بنا

تو بھی محدود نہ ہو مجھے بھی محدود نہ کر

www.novelsclubb.com

اپنے نقش کف پا کو میری منزل نہ بنا

اور بڑھ جائے گی ویرانی دل کی اے جان جہاں

میری خلوت گہہ خاموش کو محفل نہ بنا

دل کے ہر کھیل میں ہوتا ہے بہت جاں کا زیاں

عشق کو عشق سمجھ مشغلہ ءدل نہ بنا

(راحم پلیز ایسے مت کریں وہ اپنے سینے پر کانپتے ہاتھوں سے پستول تانے کھڑا تھا پہلے بولو کے تمہیں میں قبول ہوں سرخ بہتی آنکھوں سے بولتا اُسے خوفزدہ کر رہا تھا راحم یہ گناہ ہے گناہ کبیرہ میں اسے کرنے سے بہتر موت تصّور کروں گی آپ مجھے مجبور نہیں کر سکتے")

""""کچھ عرصہ پہلے ہماری زندگی میں سب ٹھیک چل رہا تھا نا وہ مجھ سے واقف تھا نا میں اس سے آشنا اور کاش کہ ہمیں قسمت نا ملاتی وہ تھا زمانے کی شدت سمایا ہوا انسان جسے اپنی چاہت

کے حصول کے علاوہ کچھ نہیں سوجھتا تھا اور میں اپنے باپ کا مان انکی زندگی کی کمائی ہوئی عزت کی چابی جو کسی کے ہاتھ لگی تو سب تباہ لیکن میں ایسے کیسے ہونے دے سکتی تھی میں مر سکتی تھی لیکن کبھی بھی خود کو حرام محبت کے سپرد نہیں کرتی۔۔میں وہ تھی جس نے محبت کے باب سے ایسے کنارہ کیا تھا کے جیسے کوئی موت کے فرمان سے کرتا ہے، میں نے اپنے باپ کی عزت کو پور پور سنبھالا اور آئندہ بھی سنبھالوں گی جب تک میری زندگی ہے میں ہوں زورین حامدی جس کے پاس زندگی کے شاید چند ہی دن رہ گئے لیکن اس میں بھی خدا نے ایک آزمائش بھیج دی

کچھ عرصہ قبل

""""انسان خدا کو بھلا کر کس قدر لالچ میں پڑ گیا ہے"""" سوچتے ہوئے وہ تیزی سے گزرتی آسمان کو چھوتی عمارتوں کو دیکھ رہی تھی

www.novelsclubb.com

آج زورین کی رپوٹس لینے وہ اور طالب حامدی ہاسپٹل جارہے تھے کہ اچانک یوٹرن لیتے ہوئے ایک گاڑی سامنے آگئی گاڑیوں کے ٹائر چرچرائے طالب حامدی نے کسی طرح گاڑی کو کنٹرول کر لیا لیکن دوسری گاڑی بیلنس نہیں کر پائی اور اسٹریٹ لائٹ میں جا لگی

"بابا آپ ٹھیک ہیں""" زوئی کا دل زور و شور دھڑک رہا تھا"

"ہاں میرا بچہ میں ٹھیک ہوں" انہوں نے پسینے میں شرابور چہرے کو صاف کرتے ہوئے تسلی دی

"تم ٹھیک ہو ناں" انہوں نے فکرمندی سے زوئی کی طرف دیکھا

"جی" اس نے سانس متوازن کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تو وہ دروازہ کھول کر دوسری گاڑی کی جانب لپکے زوئی سائیڈ مرر سے اُنھیں دیکھنے لگی طالب حامدی گاڑی سے نکلنے میں انکی مدد کر رہے تھے علاقہ کافی ویران ہونے کی وجہ سے دور دور تک اکا دکا لوگ ہی دکھائی

دے رہے تھے۔اس گاڑی میں دو لوگ تھے طالب حامدی اور اُن کے بیچ کچھ بحث ہوئی پھر تھوڑی دیر بعد وہ زوئی کی طرف مڑے ان کے اشارے پر اس نے ونڈو مرر نیچے کیا

"بیٹا اللہ کا شکر ہے کوئی جانی نقصان تو نہیں ہوا لیکن انکی گاڑی کا کافی نقصان ہو گیا ہے" وہ غور سے اُنھیں سن رہی تھی

"تو اب بابا؟" اُن کے خاموش ہونے پر تشویش سے پوچھا

"اُن کے آفس جانا پڑے گا بات چیت سے مسئلہ حل کرنا پڑے گا نہیں تو بات پولیس تک جاسکتی ہے" وہ پریشانی سے پیشانی مسلتے ہوئے بولے

"کہاں ہے انکا آفس؟" زوئی کے دل میں عجیب ہول اٹھ رہے تھے وہ وہاں جانا نہیں چاہتی تھی لیکن بابا کو پریشان نہیں دیکھ سکتی تھی

"پاس میں ہی ہے تھوڑی دیر لگے گی بس" اُنھیں اندازہ تھا کہ وہ گھبرا گئی ہے زوئی نے انکی بات پر اثبات میں سر ہلا دیا اور اُن دونوں کو پک کر کے وہ لوگ اُن کے آفس چل دیے

****

میری اداس راتوں کو حسین کر دے

وہ اپنے حسن سے سب دلنشین کر دے

اڑا لے جاؤں گا چاہت کے پرستانوں میں

وہ کوہ قاف کا مجھ کو مکین کر دے

وہ میری خامیاں چن چن کر ختم کر دے

وہ میری عادتوں کو بہترین کر دے

کسی کے دل میں تو آخر اسے ٹھہرنا ہے

میرے گماں کو وہ اپنی چاہت یقین کر دے

www.novelsclubb.com

دو بہنوں اور بھائی کے ساتھ پر سکون زندگی گزر رہی تھی ماں باپ نے کسی چیز سے منع نہیں کیا اچھی بری کسی بھی چیز سے نہیں " کبھی کبھی آئینے کے سامنے کھڑا ہو کر سوچتا ہوں کس چیز کی کمی ہے ہینڈ سم ٹال ریچ خدا نے برداشت کے علاوہ کسی چیز کی کمی نہیں دی ہے ایک بار کسی کو نظر بھر دیکھ لوں تو دن مکمل ہو جاتا ہے اُسکا لیکن کچھ کمی سی ہے شاید اس خاص انسان کی جس کے بعد کسی اور کی ضرورت نہیں رہتی لیکن اب تک وہ نہیں ملی تو اسی لیے چھبیس سال کا ہو کے بھی ماشاللہ سے کنوارا ہی ہوں

میں اس باب کا دوسرا حصہ ہوں ضدی پاگل غصے والا خیر غصے میں تو اُسکا بھی کوئی ثانی نہیں تھا ایک دم ٹکر کی تھی غصے میں اور میں اسی بات پر اس کا عاشق ہو گیا لیکن اُسے اسی بات سے نفرت تھی میں تھا محبت کا شیدائی میرے نزدیک میری محبت سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا اور اس کے نزدیک اپنے بابا کی عزت سے بڑھ کر کچھ نہیں بس اسی اختلاف نے ہمیں ایک

دوسرے کے سامنے لا کھڑا کیا تھا جہاں ہمیں زندگی اور موت کا فیصلہ کرنا تھا اور پھر میں نے طے کیا کہ مجھے کیا چننا ہے-------

کچھ عرصہ قبل

" بھائی یار بس کرو شادی کی عمر ہو گئی ہے آپکی گرلفرینڈ بنانے کی اب میری عمر ہے"""

طلحہ نے ڈائمنڈ نیکلس کا نیوی بلیو کلر کا خوبصورت باکس ٹیبل پر پٹختے ہوئے شکوہ کیا

"ہاہاہا---بیوقوف مما کیلئے منگوایا ہے" راحم اس کے شکوے پہ کھلکھلا کر ہنس دیا اور باکس کھول کر نیکلس دیکھنے لگا

"کس خوشی میں" اس نے سامنے والی چیئر پر بیٹھتے ہوئے ابرو اچکائے

"تاکہ وہ جلد از جلد میری محبت ڈھونڈھنے میں میری مدد کر سکیں" راحم نے آنکھ مارتے ہوئے اُسے چڑایا" رہنے دیں بھائی آپ جیسے ڈیسپو کو نہیں ملنے والی خرچہ آپکا فضول ہی گیا" اس نے آگے بڑھ کر باکس اٹھالیا

"کیوں؟ کیا کمی ہے مجھ میں" اُس نے آنکھیں دکھائیں

" تحمل اور برداشت کی کون بیوقوف لڑکی ایسے لڑکے سے پیار کرے گی جو آئے روز گرل فرینڈ بدلتا ہے اور گن پاکٹ میں لے کر گھومتا ہے""

" ابے تو میرا بھائی ہے یا دشمن اور آئے روز کونسی گرلفرینڈز بدلتا ہوں گن کے تین لڑکیوں سے ہی تو چٹ چیٹ ہوئی میرے ٹائپ کی نہیں تھی تو پیچھے ہٹ گیا" راحم نے پن اٹھا کر اُسے مارا

"چٹ چیٹ ہاں" طلحہ نے شرارت سے آنکھ دبائی

"بے شرم شریف بھائی پہ شک کرتے ہو۔۔۔میری ساس ہو یا بھائی" راحم نے اسے آڑے ہاتھوں لیا

"بھائی ہوں اسی لیے تو بول رہا ہوں جلدی سے شادی کر و یار تا کہ میری بھی باری آئے

"

"کس سے کروں شادی؟؟"اس نے بدمزگی سے کہا

" مجھ سے کرلو"طلحہ اس کی بات پر تپ گیا

"یار کسی کو بھی پکڑ کر کر لو شادی۔۔تا کہ میری اور مائرا کی بھی باری آئے""اس نے لا پرواہی سے کندھے سے دھول جھاری حالانکہ تھی نہیں

"" جا پہلے تو کر لے اپنی مائرا سے شادی۔۔۔۔میں نے تو کسی ایسی ویسی سے نہیں کرنی ہے اسی سے کرنی ہے جس کی تلاش ہے جس کے لیے شدت محسوس ہو""اُسے کیسے سمجھاتا

"یار یہ محبت کا روگ آخر آیا کہاں سے"۔۔۔

"شاھین سے"

"ہیں یہ کون محترمہ ہیں" وہ حیرانی سے یاداشت پر زور دینے لگا اسکی بات پر اسکی بے اختیار ہنسی نکل گئی

"محترمہ نہیں ہے بیوقوف ناول ہے نسیمِ حجازی کا میرا فرسٹ اینڈ لاسٹ ریڈنگ ناول اس میں بدر کی محبت نے دی مجھے شدت "اُسے یاد کر کے اسکا دل تروتازہ ہو گیا لیکن گھر میں اس بارے میں کسی کو نہیں پتہ تھا" ناول ؟ لڑکے بھی پڑھتے ہیں ناول" وہ اچھنبے سے بولا

"ہاں بالکل، کیوں لڑکے نہیں پڑھ سکتے ناول "

"نہیں ایسی بات نہیں پڑھ سکتے ہیں لیکن میں نے کبھی نہں سنا ویسے کونسی والی نے گفٹ کیا" اس نے مشکوک نظروں سے راحم کو دیکھا

"میں واس پھینک ماروں گا یہاں سے تمہیں میری سینئر ٹیچر نے گفٹ کیا تھا میرا ٹیمپرنیچر دیکھ کر " she was really great وہ دل سے انکا مشکور تھا

www.novelsclubb.com

"لوگ ٹیمپر لوگوں کو سائیکالوجسٹ کے نمبر سجیسٹ کرتے ہیں آپکی ٹیچر نے ناول سجیسٹ کیا واہ کیا بات ہے "طلحہ نے جل کر داد دی اور اٹھ کر دماغ ٹھنڈا کرنے کے لیے فریزر سے جوس نکال لیا

"ویسے کیا سیکھا آپ نے بدر سے "اسے پتہ تھا اس کے بھائی نے نکالا تو اپنا ہی مطلب ہوگا اس ناول سے پھر بھی پوچھ لیا کین اوپن کرتے ہوئے وہ ونڈو کے قریب جا کھڑا ہوا

"یہی کے محبت میں شدت نا ہو تو وہ محبت کیسی، محبت کو حالاتوں کے ترازو میں نہیں تولنا چاہیے وقت اور حالات کیسے ہی ہوں آپ مخلص ہیں تو پوری دنیا آپکی ہے جسموں کی ضرورت کو محبت نہیں کہتے وقت گزاری کہتے ہیں، جیسے بھی حالات رہے زندگی میں اس نے کبھی اپنی محبت کا ساتھ نہیں چھوڑا "وہ اپنی ہی دھن میں کہے جا رہا تھا جبکہ طلحہ آنکھیں میچے نہ جانے باہر کیا دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا

"تو سن رہا ہے میں کیا بول رہا ہوں "راحم نے غصے سے دانت پیسے

"یار بھائی پاپا آج کسی اور کی گاڑی میں آئے ہیں """طلحہ کی بات پر اسے بھی شاک لگا

www.novelsclubb.com

آزر غنی کبھی بھی کسی دوسرے کی گاڑی استعمال نہیں کرتے تھے اور ایسی گاڑی تو بلکل نہیں ٹویوٹا کرولا کا شاید 2011 ماڈل تھا اسے گاڑیوں کا کافی شوق تھا اسی لیے فوراً پہچان گیا

"چلو چل کر دیکھتے ہیں" کہتے ساتھ راحم مڑا الیکن طلحہ نے اسے روک لیا

"نہیں بھائی آپ رکو میں دیکھ کے آتا ہوں کوئی مسئلہ ہوا تو فون کروں گا آپکو" وہ جلدی سے باہر کی طرف لپکا اور راحم آنکھیں میچتے ہوئے گاڑی کو دیکھ کر یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ یہ ہمارے کسی جاننے والے کی تو نہیں!!!!!۔۔۔

آزر غنی آٹو شوروم کو آن کرتے تھے دونوں بیٹے بھی بازوؤں کی طرح ساتھ کام کرتے تھے راحم فائیننسز اور طلحہ کسٹمرز سنبھالتا تھا۔۔

"بابا کیا ہوا آپ کسی اور کی گاڑی میں کیسے؟" طلحہ فکرمندی سے آگے بڑھا

"ایکسیڈنٹ ہو گیا ہمارا۔۔۔ عظیم (ڈرائیور) سے گاڑی آؤٹ آف کنڑول ہو گئی" انھوں نے پوری تفصیل بتائی

"بابا آپ ٹھیک تو ہیں ناں" طلحہ نے فکرمندی سے انھیں اور پھر ان کے پیچھے نکلتے ادھیڑ عمر آدمی کو نکھری رنگت تیکھی ناک اور ہلکی ہلکی بڑھی سفید داڑھی ساتھ والی سیٹ پر سر جھکائے ایک عورت بھی موجود تھی

"لڑکی کو اندر لے جاؤ طرح طرح کے لوگ ہیں یہاں" آزر غنی نے دبے لہجے میں کہا" راحم کہاں ہے"؟

"اوپر ہیں انھیں وہیں روکا ہے میں نے" طلحہ نے سیچویشن سمجھتے ہوئے بتایا

"اچھی بات ہے نیچے مت بلانا اسے۔۔۔انھیں اندر لے کے آؤ" آزر غنی اندر چلے گئے تو وہ گاڑی کے ساتھ کھڑے سورج کی وجہ سے آنکھوں پر ہاتھ سے اوٹ بنائے طالب حامدی کی طرف چلا آیا

"السلام و علیکم" انھوں نے مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھایا

"وعلیکم السلام آیئے اندر چلتے ہیں" اس نے زبردستی مسکرا کر جواب دیا اور کن اکھیوں سے خاتون کو دیکھا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میم نہیں آئیں گی۔۔۔میرا مطلب یہاں اکیلے ٹھہرنا ان کے لیے ٹھیک نہیں" طالب حامدی اس کے ساتھ ہونے لگے تو اس نے ٹوکا طالب حامدی نے آس پاس مردوں کے جھرمٹ کو دیکھا

"ڈونٹ وری میم کو ویٹنگ روم میں بٹھا دیں گے وہ فل پرائیویسی" طلحہ نے انھیں تزبذب دیکھ تسلی دی تو اثبات میں سر ہلا کر زورین کی طرف متوجہ ہوئے

"آؤ بیٹا اندر چلیں" انھوں نے گاڑی کا دروازہ کھول کر ہاتھ اسکی طرف بڑھایا

"نہیں بابا آپ جائیں میں یہیں ٹھیک ہوں" اسکی جان نکل گئی آس پاس کے لوگوں کو دیکھ کر وہ ویسے گھبرا کر سر جھکائے ہوئے اب تو وہ ان کے بیچ جانے کا کہہ رہے ہیں

"بیٹا یہاں اکیلے رکنا ٹھیک نہیں ہے "

"بابا اندر بھی تو بہت سارے لوگ ہونگے" وہ روہانسا ہوئی

"ڈونٹ وری میم اندر کوئی نہیں آئے گا بات کر کے آپکو بلا لیں گے" طلحہ نے ان کی کھس پھس سے بے زار ہوتے ہوئے جلدی سے کہا تو اس کے پاس اور کوئی جواز نہ رہا لیکن اسے نہیں پتہ تھا کہ دی گئی تسلی سراسر جھوٹی اور آنے والے لمحے اس کی زندگی کے پچھتاوے تھے

****

محفل آرا تھے پھر بھی کم نما ہوتے گئے

دیکھتے ہی دیکھتے ہم کیا سے کیا ہوتے گئے

ناشناسائی دہر کی ہمیں تنہا کرتی چلی گئی

ہوتے ہوئے ہم زمانے سے جدا ہوتے گئے

حرف پردہ پوش تھے اظہارِ دل کے باب میں

www.novelsclubb.com

حرف جتنے تھے شہر میں حرفِ لاہوتے گئے

"ہمت کیسے ہوئی میرے بابا کو چوٹ پہنچانے کی" وہ غصے سے مشتعل ہوتا جارہا تھا

آنکھوں میں زمانے بھر کی حقارت اور غصہ سمائے

"میں نے معافی مانگی ہے غنی صاحب سے اور شرمندہ بھی ہوں" وہ تحمل سے گویا ہوئے

غصہ تو بہت تھا لیکن غلطی ان کی تھی اس لئے برداشت کر گئے

"معافی مائی فٹ" وہ غصے سے چلایا طلحہ نے بہ مشکل اُسے روکا ہوا تھا نہیں تو وہ اُن پر

جھپٹنے کو پوری زور لگا رہا تھا

"راحم میں ٹھیک ہوں اور ٹیمپر ہونے کی ضرورت نہیں ہے" غنی صاحب نے قدرے

اونچی اور سخت آواز میں تنبیہہ کی "طلحہ اندر لے کر جاؤ اسے "

"جی بابا" اس نے انکی تائید کی

"چلیں بھائی""" لیکن وہ بدستور اُنھیں گھورے جا رہا تھا

"بھائی چلیں اندر" وہ زبردستی اُسے دھکیلتے ہوئے اندر لے آیا

"اتنے آرام سے بات کیسے کر سکتے ہو تم لوگ اس شخص سے" اس نے غصے میں اپنا کوٹ اتار کر نیچے فرس پر پھینکا

"کام ڈاؤن یار بھائی گاڑی کا ہی نقصان ہوا ہے اور پھر اُن کے ساتھ لیڈی ہیں کیسے سختی کریں ہم لوگ" طلحہ نے سمجھداری سے کہا

"لیڈی؟" وہ حیرانی سے اُسے دیکھنے لگا جبکہ اس نے اثبات میں سر ہلایا

"کہاں ہیں وہ؟" جانے کیا سمائی دماغ میں ادھر ادھر نظریں دوڑانے لگا

"کیا کرنے والے ہیں آپ" طلحہ کا دل زوروں سے دھڑکا

"کہاں ہے میں پوچھ رہا ہوں" وہ بضد اپنی بات دہرائے جا رہا تھا

"بھائی کچھ ایسا ویسا کرنے کا مت سوچیے گا" طلحہ کو ہول اٹھنے لگے

"کھانہیں جاوں گا میں اُسے "راحم نے آنکھیں دکھائیں" ویٹنگ روم میں بیٹھایا ہے اُنھیں "اس نے ڈرتے ڈرتے بتایا وہ سمجھنے کے انداز سے سر ہلاتا ویٹنگ روم کی طرف لپکا تو طلحہ بھی ساتھ ہولیا

"تم کہاں ! "اُسے آتا دیکھ اس نے ٹوکا

"جاؤ بابا کے پاس کچھ ہو تو مجھے فون کرنا "اس نے اُسے منظر سے غائب کرنا ٹھیک سمجھا

""لیکن بھائی !!۔۔۔

""میں نے کہا جاؤ "اس نے طلحہ کی بات کاٹتے ہوئے دوٹوک کہا

"یااللہ لڑکی کی حفاظت کرنا بس "طلحہ دل سے دعا کرتا وہاں سے چلا گیا اسے خود بھی نہیں معلوم تھا کہ وہ وہاں کیا کرنے جارہا تھا بس قدم تھے کہ اٹھتے ہی جارہے تھے

راحم نے دو قدم آگے بڑھا کر جھٹکے سے دروازہ کھولا تو اس نے خوفزدہ نگاہیں اٹھا کر اُسے دیکھا ڈر کے مارے دل مانو حلق میں آ پھنسا

وائٹ پلین شرٹ کھلے ہوئے کف دو بار موڑے ہوئے ڈارک براؤن بال جیل سے جمائے ہلکی ہلکی بڑھی شیو کو نفاست سے تازہ خط بنوائے ہوئے وہ پہلی نظر میں کسی کو بھی مبہوت کر سکتا تھا

لیکن زورین "کسی" کی کیٹگری میں نہیں آتی تھی اس نے ایک نگاہ ڈال کر چہرہ جھکا لیا اور مٹھیاں بھینچے خوف سے دھڑکتے دل سے اذکار کرنے لگی

اُسے لگا شاید کوئی ماڈرن سی ایٹیٹوڈ والی لڑکی ہو گی لیکن وہ تو سراپا سیاہ عبائے میں ڈھکی ہوئی اس نے ایک پل کو نظر گھما کر دیکھا کے وہ صحیح روم میں تو آیا تھا ناں پھر یقین کرتے دروازہ چھوڑ کر جیسے ہی اندر داخل ہوا تو اس کے پرفیوم کی دھیمی سی مسحور کن خوشبو اس کے غصے کو ہوا میں اڑا گئی وہ قدرے خوفزدہ سی خود میں سمٹ گئی

"السلامُ وعلیکم "اس نے نادانستہ طور پر سلام کیا اور اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا

وہ دل ہی دل میں خود پے حیران تھا کے اُسے کیا ہو رہا تھا

زورین نے خوف سے اسے دیکھا راحم کی موجودگی اسکی جان لے رہی تھی اسے تو بتایا گیا تھا کوئی اندر نہیں آئے گا تو پھر یہ کیوں؟

"یااللہ اس لڑکے نے تو کہا تو کوئی اندر نہیں آئے گا" وہ دل ہی دل میں سوچنے لگی اور بے بسی سے لب کاٹتے دروازے کو دیکھنے لگی

"بابا کہاں ہیں آپ اور کتنا وقت لگے گا؟"" وہ خشک لبوں پے زبان پھیرتی دروازے کو دیکھتے ہوئے مسلسل آہستہ سے بایاں پاؤں جھلائے جا رہی تھی

راحم نے بغور اُسے دیکھا ہاتھوں کو عبایا کے لمبی آستینوں میں چھپائے نگاہیں نیچے جھکائے کس قدر خوفزدہ معلوم ہو رہی تھی اُسکا دل کٹ کر رہ گیا پاؤں بھی عبایا میں ڈھکے ہوئے تھے بس تھوڑی بہت حرارت محسوس ہو رہی شاید اُسے پاؤں ہلانے کی عادت تھی ابرو بھی نقاب میں چھپے ہوئے تھے صرف آنکھیں نظر آ رہی تھیں خوبصورت سرمئی آنکھیں جسے گہری پلکوں کے پردوں سے ڈھانپ رکھا تھا مانو سرمئی شام پر پھیلتی کالی رات جنہیں جھکاتی تو پلکیں نقاب کے نچلے حصہ کو لگتی اور اٹھاتی تو اوپر والے حصے کو

"آپ گھبرائیے مت میں جسٹ انٹرویو کے رسپانس کے لیے بیٹھا ہوں ابھی چلا جاؤں گا

"اس نے زورین کو جھوٹی تسلی دی

زورین نے سر اٹھا کر اسے دیکھا لائٹ براؤن آنکھیں مانوں کئی تحریریں نصب ہوں تر شی ہوئی چھوٹی مونچھوں کے نیچے دبے تکلف سے مسکراتے عنابی ہونٹ درمیانی خوبصورت سی ناک ترکش ڈراموں کے ہیرو جیسی باوقار شخصیت کا حامل تھا

جس پہ وہ بس سر ہلا کر رہ گئی کمرے میں اس قدر خاموشی تھی سانسوں کی آواز تک سنی جا سکتی تھی زورین نے کلچ سے موبائل نکالا اور بے وجہ ہی اسکرین پر ٹیپ کرنے لگی واٹس ایپ آن کر کے دیکھا کوئی میسج نہیں تھا دل چاہا کہ ہبہ کو ایکسیڈنٹ کی نیوز بتا دے لیکن اس نے پورا گھر سر پر اٹھا لینا تھا اسی لیے ارادہ ملتوی کرتی موبائل واپس کلچ میں رکھا بلیک کلر کا کلچ جس پر نفیس نگینوں سے بھنورے بنے ہوئے تھے

راحم بدمزگی سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا وہ اس سے بات کرنا چاہ رہا تھا مگر لفظ تھے کے زباں پر آ کر دم توڑ رہے تھے گہری خاموشی کو راحم کے موبائل کی تیز رنگ ٹون نے توڑا زورین نے

سہمے ہوئے اسے دیکھا راحم نے معززتی نظروں سے اسے دیکھتے گڑ بڑا کر جلدی سے کال ریسیو کی

"بھائی سب سٹیل ہو گیا ہے باہر آجائیں آپ دونوں""" دوسری طرف طلحہ بول رہا تھا

اور اُسکا دل مرجھا سا گیا اُسے اسکی آواز سننی تھی اُسے جاننا تھا اور طلحہ کباب میں ہڈی بنا ہوا تھا

" کبھی بھائی کے کام مت آنا" اس نے دہی ل میں طلحہ کو صلواتوں سے نوازا

"بھائی سن رہے ہیں آپ ؟" وہ انہی خیالوں میں گم تھا کے طلحہ نے زور سے پکارا تبھی اُسکا شرارتی دماغ نے کام دکھایا اس کے چہرے پر شرارتی مسکان اُبھری "جی سر میں نوٹ کر لیتا ہوں" اس نے کہتے ساتھ ہی کال کٹ کر دی اور دوسری جانب طلحہ حیران تھا کے وہ اُسے سر کیوں بلا رہا تھا

زورین ناسمجھی سے اُسے دیکھ رہی تھی

"باس کی کال تھی پہلا کام دیا ہے انہوں نے مجھے" اس نے سیریس ہونے کی ایکٹنگ کی

www.novelsclubb.com

"آپکی مدد چاہیے تھوڑی" کمال کاریگری سے وہ پوری سیچویشن سوچتے ہوئے سوچ سوچ کر بول رہا تھا

"جی میری؟" اس نے حیرانگی سے پوچھا آہستگی اور احترام سے سرشار لہجہ اسکی آواز سن کر اس کے ذہن سے لفظ غائب ہی ہو گئے

لیکن پھر خود کو کمپوز کرتے ہوئے گویا ہوا

"دراصل باہر پولیس آئی ہوئی ہے" جھوٹ بولنے پر اس نے دل ہی دل میں خدا سے معافی مانگی

"پولیس!!" جبکہ وہ اور زیادہ گھبرا گئی اور دروازے کو دیکھنے لگی

"ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے وہ لوگ اندر نہیں آئیں گے آپکو بس تھوڑی بہت انفارمیشن لکھ کر دینی ہے that's it میں جا کر باہر دے دوں گا" وہ چالاکی سے سوچتے ہوئے بولا

"کیسی انفارمیشن؟" اس نے سہمے ہوئے پوچھا

"یار انکو کوئی بولے ایسے لہجے میں بات نہ کریں مجھے کچھ ہو رہا ہے نارمل لہجے میں بات کریں پلیز محترمہ"" "وہ اس پر سے نگاہیں چراتا دل ہی دل میں خود سے مخاطب ہوا

"کیا ہوا آپکو آپ جواب کیوں نہیں دے رہے؟"اسکی خاموشی پر وہ قدرے پریشان ہو گئی

"جی..جی کچھ خاص نہیں بس آپ لوگوں کا بایو میچ کرنا ہے باہر آپکے بابا کے دیے ہوئے بایو کے ساتھ "راحم نے اُسے تسلی دی

"سو پھر چلیں؟"وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا کھڑا ہو گیا وہ چند ثانیے تزبذب سی بیٹھی رہی اور پھر دل ناچار اثبات میں سر ہلاتی کھڑی ہو گئی

"ہمم ہائیٹ بھی اچھی ہے کندھے تک آتی ہیں میڈیم"اس کے شریر دماغ نے پھر سے سرگوشی کی

"آیئے اس طرف ویٹنگ روم میں"دوسری طرف طلحہ کا آفس تھا جسکا ایک دروازہ ویٹنگ روم میں کھلتا تھا

www.novelsclubb.com

وہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے کلچ کی چین کو مضبوطی سے تھامے آیت الکرسی پڑھ رہی تھی

"آیئے بیٹھیے" اس نے آگے بڑھ کر ادب سے چیئر کھینچی اور پھر گھوم کر ڈیسک کی دوسری طرف جلدی جلدی درازیں کھولتا کچھ ڈھونڈھنے لگا

زورین ناسمجھی سے اُسے دیکھ رہی تھی

"آفس میں پہلا دن ہے ناں اسی لیے کچھ پتہ نہیں پلین پیپرز کہاں رکھے ہوئے ہیں" اس نے شرمندگی سے اعتراف کیا وہ کبھی بھی طلحہ کے روم میں نہیں آیا تھا

"تو پھر اب؟؟" اس نے فکرمندی سے پوچھا

"تو پھر؟... تو پھر؟؟" وہ پیپر ڈھونڈھنے کے لیے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کے ٹشو باکس پر نظر ٹھہر گئی

"ٹشو سے بھی کام چلا سکتے ہیں" اس نے مسکراتے ہوئے ٹشو نکال کر پن اٹھالیا

"جی تو بتائیے آپکا نام کیا ہے ؟"" وہ سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا زورین کو سمجھ نہیں آرہی تھی کے وہ سچ بولے یا جھوٹ لیکن اگر جھوٹ بولا اور بابا مشکل میں پڑ گئے وہ دل ہی دل میں سوچتی لب کاٹ رہی تھی اور پھر سچ کہنا ہے بہتر جانا

"زورین؛!۔۔

"زورین" راحم نے زیر لب اُسکا نام دہرایا اور پھر زورین کی گھوری پر گڑ بڑا کر لکھنے کی طرف متوجہ ہوا اس نے جیسے ہی ٹشو پیپر پر لکھنا چاہا تو پن کی نوک سے ٹشو پھٹ گیا

"کوئی بات نہیں دوسرا اٹھا لیتے ہیں" اس نے شرمندگی سے کہا لیکن دوسرا کیا چار ٹشو اسی طرح ویسٹ گئے

"میں ٹرائی کروں" زورین نے بیزاری سے کہا تو راحم نے چپ چاپ پن اسکی طرف بڑھا دیا زورین نے پن تھامنے کیلئے دایاں ہاتھ آگے بڑھایا تو آستین کلائی سے سرکی اور ہاتھ کے نیچے کلائی پر بنا ٹیٹو راحم کی نگاہ سے ٹکرایا جو ائنٹ رائٹنگ اور خوبصورت کیلیگرافی کا بنا وہ مجموعہ اسکی سمجھ سے بالاتر تھا

www.novelsclubb.com

یہ ٹیٹو اس نے لیور کی سرجری کے بعد ہبہ کے ساتھ مال جا کر بضد کروایا تھا حالانکہ گھر آکر سب سے ڈانٹ اور فتوے بھی سننے پڑے تھے کہ نماز جائز نہیں ہوگی اسکی اور یہ سب لڑکیاں نہیں کرواتی لیکن اس نے کسی کی نہیں مانی زورین نے راحم کی نگاہوں کا تعاقب محسوس کرتے جلدی سے آستین درست کی اور ٹشو باکس سے ایک ٹشو نکال کر آہستہ سے نام لکھا

"بس؟؟"اس نے راحم کو خاموش تماشائی دیکھ حیرانی سے پوچھا

"نہیں... نہیں.. آگے بھی بہت کچھ لکھنا ہے,, آپکے والد کا نام"

"طالب حامدی"زورین نے اُسے جواب دیا

"نائس, لکھیں ٹشو پر""اس نے اُسے ٹشو کی طرف متوجہ کیا اور بارہا اسکی کلائی کو دیکھے جارہا تھا مگر ٹیٹو تلاشنے میں ناکام تھا

"کہاں جارہے تھے آپ لوگ؟"وہ لکھ چکی تو اس نے اور سوال پوچھا

"ہاسپیٹل"وہ اُسے بھی جواب دے رہی تھی اور لکھ بھی رہی تھی چند ایک اور سوال پوچھنے کے بعد وہ مدعے پر آیا

"کس لیے؟؟" اس کے سوال پر زورین نے ایک لمحے کو حیرانی سے اُسے دیکھا

"یہ بھی بتانا ہے؟" جبکہ وہ تھوڑا سا کھسیا سا گیا

"پولیس ریزن تو پوچھتی ہے ناں" اس کے شرارتی دماغ نے فٹ سے بہانہ بنایا

"میری biopsy رپوٹ لینے جا رہے تھے"

Biopsy "رپوٹ مطلب؟؟ کس چیز کی؟؟" وہ قدرے حیران ہوا

"جہاں تک مجھے پتہ ہے تو biopsy کینسر کی ہی ہوتی ہے" اس نے نارمل انداز میں کہا جب کے اُس کا دل صدمے کے گہرے سمندر کا گوطہ کھا کر ابھرا تھا وہ اس کے لیے دکھی ہو رہا تھا لیکن کیوں؟؟ وہ تو اس کی کچھ لگتی بھی نہ تھی وہ آج پہلی بار اس سے ملا تھا لیکن پھر بھی ابھی دل خائف سا تھا اس کی اس بات پہ

"بس؟؟" اس نے پھر سے خاموش دیکھ پوچھا

""""ہمم" وہ اثبات میں سر ہلاتا ٹشو اس کے ہاتھ سے لیتا خاموشی سے باہر نکل گیا

وہ حیرانی سے اُسے دیکھتی رہ گئی پھر دوسرے ہی لمحے خدا کا شکر ادا کیا کہ وہ چلا گیا تھا

راحم نے باہر آتے ہی سرونٹ سے فریش جوس منگوایا اور ایک گلاس اسے بھی بجھوایا

تھوڑی دیر بعد سرونٹ جوس لے کر دروازہ ناک کرتا اندر آ گیا

"میڈیم مالک نے آپ کو دینے کے لیے کہا تھا" اس نے ٹرے زورین کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

"مالک؟" اس نے انجانے انداز میں پوچھا

"جی راحم مالک نے" اس نے چند لمحے رک کر گلاس اٹھا لیا

"اچھا سنیں" وہ جانے لگا تو زورین نے بلایا

"پولس چلی گئی؟؟" اس نے سرونٹ سے پوچھا

"پولس تو نہیں آئی تھی میڈیم" اس نے حیرت سے جواب دیا

"کیا؟؟" وہ حیرانی سے کھڑی ہو گئی

"آپکو شاید پتہ نہیں ہو گا آپ باہر نہیں گئے ہونگے پولیس آئی تھی آپکے ہاں جو نئے اسٹاف کام پہ آئے ہیں انہوں نے مجھے بتایا" وہ حیرانی و پریشانی سے دھڑکتے دل سے بول رہی تھی

"نہیں میڈیم میں ابھی سب کو جوس دے کر آرہا ہوں باہر کوئی پولیس نہیں ہے آپکو کس نے بولا؟" اس نے زورین کی بات کی پھر سے نفی کی

"ابھی جو آدمی باہر گیا ہے اس نے کہا مجھ سے" زورین نے غصے کانپتی آواز میں کہا

""کون راحم مالک؟" اس نے تصدیق کی

"نہیں جو آدمی نیا آیا ہے آپکے آفس میں نوکری کرنے جو ابھی یہاں سے گیا ہے"

زورین نے چڑتے انداز میں نفی میں سر ہلایا

"لیکن یہاں سے تو راحم مالک ہی باہر گئے ہیں انہوں نے ہی تو کہا آپکو جوس دینے کو وہ یہاں نوکر نہیں ہیں وہ تو غنی صاحب کے بڑے بیٹے ہیں وہ بھلا نوکری کیوں کریں گے"" اسکی بات پر زورین کا دماغ گھوم گیا وہ غصے سے دانت پر دانت جمائے سوچتی رہی آخر اس نے ایسی

حرکت کیوں کی کیاان لوگوں نے اسکی بے بسی کامزاق اڑایااسکے ذہن میں راحم کی مسکراہٹ گھوم گئی کیاوہ سب استہزاَتھا؟...اس نے جوس کا گلاس پوری قوت سے فرش پر دے مارا

سرونٹ چند لمحے تو حیرانی سے اُسے دیکھتا رہا کہ اسے اچانک کیاہو گیا پھر جوس صاف کرنے کو جھکا

"کوئی ضرورت نہیں ہے صاف کرنے کی جب تک تمہارے راحم مالک آکر دیکھ نہ لیں "اس نے سختی سے اُسے ٹوکا سرونٹ نے تعجب سے اسے دیکھا ٹیبل سے کلچ اٹھاتی زور سے دروازہ بند کرتی باہر آگئی غصے سے اسکی سانس پھول رہی تھی بس نہیں چل رہا تھا کہ دو تمانچے جا کر راحم کے چہرے پر جڑ دیتی

"چلیں بیٹا!" بابا باہر ہی کھڑے غنی صاحب سے مصافحہ کر رہے تھے تین لاکھ روپے پر معاملہ طے ہو گیا تھا نقصان تو زیادہ تھا لیکن اس سے زیادہ طالب حامدی کی استطاعت نہیں تھی ۔۔۔آزر غنی ایک کاروباری آدمی تھا اسکی نظر میں ہر نقصان کا ہرجانہ ادا ہونا چاہیے تھا چاہے لاکھوں میں ہو یا سینکڑوں میں۔۔

راحم شرٹ کے کف بند کیے بلیک کوٹ پہنے آنکھوں پر بلیک سنگلاسز لگائے یوں کھڑا تھا جیسے کہ تھوڑی دیر پہلے ملے ہی نہ ہوں وہ دانت پیستے ہوئے صبر کا گھونٹ پیتی گاڑی میں جا بیٹھی اور اتنی زور سے دروازہ بند کیا مانو راحم کا سر ہی دے دیا ہو اسکی حرکت پر راحم کی بے ساختہ مسکراہٹ اُبھر آئی اس کی خفا نظروں سے محظوظ ہوتے ہوئے سنگلاسز کی آڑ میں اسے دیکھا لیکن یوں محسوس کروایا مانو وہ اس سے لاتعلق کھڑا ہو طلحہ نے حیرت سے بھائی کو دیکھا چند لمحے پہلے شیر کی طرح بپھرتا انسان خاموش اور پرسکون کیسے اور اس نے اپنے رویے کی معافی کیسے مانگ لی ان صاحب سے؟

"بھائی طبیعت ٹھیک ہے ناں کوئی کالا جادو تو نہیں ہو گیا" طلحہ نے دھیرے سے سرگوشی کی "بے وقوف" وہ ہنستے ہوئے اسے ڈپٹ کر جلدی سے آفس کے اندر چلا آیا

"مالک" سرونٹ بھاگتا ہوا اس کے پاس چلا آیا

"کیا ہوا؟" وہ سیریس ہوتے ہوئے بولا

"میڈیم نے جوس کا گلاس توڑ دیا اور کہا صاف نہیں کرنا جب تک آپ نہیں دیکھ لیتے"

اس نے معصومیت سے ساری بات بتائی وہ حیرانی سے طلحہ کے آفس کی طرف لپکا دروازہ کھولتے ہی فرش پر بکھرے کانچ اور جوس اُسکا منہ چڑا رہے تھے اسکی بے ساختہ ہنسی چھوٹ گئی

"اُسے تو کچھ نہیں ہوا ناں؟"اس نے مڑ کر پوچھا

"نہیں جی صرف گلاس ہی ٹوٹا"سرونٹ نے نفی میں سر ہلایا

راحم نے مسکراتے ہوئے موبائل نکال کر فرش کی پکچر لی اور اُسے صاف کرنے کا کہہ کر اپنے روم میں چلا گیا

طلحہ نے اس سے کمرے میں ہوئی ملاقات کے بارے میں پوچھنے کی کوشش تو بہت کی

"بعد میں بتادوں گا بہت کام ہیں"لیکن راحم اسے مزاق میں ٹالتا نیکلس کا باکس اٹھاتا باہر چلا آیا 2023 ماڈل کی امپورٹڈ فورچنز کی بیک سیٹ پر کوٹ اتار کر رکھ اس نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی اور نیکلس باکس ساتھ والی سیٹ پر رکھ دیا

www.novelsclubb.com

بیک ویو مرر ٹھیک کرتے ہوئے اس کی نظریں آئینے میں خود سے ٹکرائی تو بے ساختہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ سج گئی

"زورین حامدی" اس نے نفی میں سر ہلاتے اس کا نام دہرایا

تقدیر بھی کیسے کھیل کھیلتی ہے کبھی کبھی ایک لمحے میں انسان کو کسی کا گرویدہ کر دیتی اور کبھی سالوں لگ جاتے ہیں لیکن سامنے موجود شخص کی طرف توجہ ہی نہیں ہو پاتی۔۔۔

ہزاروں لوگ روز ایک دوسرے کے پاس سے گزر جاتے ہیں پبلک پلیسز پہ کئی دفعہ دو اجنبیوں کے بیچ ایک سلام سے گفتگو شروع ہو کر وہیں ختم ہو جاتی ہے اور کبھی ایک سلسلہ چل پڑتا ہے بھلے وہ ایک طرفہ ہی کیوں نہ ہو

****

وہ عشق ہی کیا محسن

جو سلامت چھوڑ دے

زورین سارے رستے خاموش رہی طالب حامدی نے کئی بار اسے مخاطب کرتے ہوئے بات کرنے کی کوشش کی مگر "ہوں۔۔ہاں" کے جواب کے سوا اسکے منہ سے کچھ نہ نکلا تو وہ اسے اس کے حال پر چھوڑ کر ڈرائیور کرنے لگے انھیں معلوم تھا جب وہ اداس ہوتی ہے تو خاموش ہو جاتی ہے لیکن آج وہ اداسی کی وجہ سے نہیں غصے کی وجہ سے خاموش تھی

کوئی اس طرح آکر اسے باتوں میں الجھا کر کیسے بے وقوف بنا سکتا ہے کیا اس کا اعتماد اتنا کمزور تھا یا مرد کے فریب اتنے طاقتور ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"زورین میری بچی تم ٹھیک ہو ناں؟ اور آپ؟ آپ ٹھیک ہیں؟" بتول بیگم نے ان کے گھر میں داخل ہوتے ہی پریشانی سے ان کی ان کی طرف لپکی

"جی امی میں ٹھیک ہوں" زورین نے بے دلی سے کہتے ہوئے غصے سے عبایا اتار کر پھینکا

"ہم دونوں ٹھیک ہیں بیگم پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے ان کا جو نقصان ہوا ہے انہون نے معاف کردیا" بتاتے ہوئے وہ صوفے پر بیٹھ گئے ہبہ جلدی سے پانی کا گلاس لے آئی

زورین نے سنک کا رخ کیا اور نل آن کرتے ہی منہ پر زور زور سے پانی کے چھینٹے مارنے لگی

"اسے کیا ہوا ہے؟؟" بتول بیگم نے پریشانی سے اسے دیکھا

"طبیعت ٹھیک ہے تمہاری زوئی" ہبہ بی پریشانی سے کہتی اس کے پاس چلی آئی

"کچھ نہیں ہوا ہے ٹھیک ہوں میں" اس نے دانت پیستے ہوئے کہا ہبہ نے حیرت سے اسکا رویہ دیکھا

"ہبہ بات مت کروابھی اس سے ایکسیڈنٹ کی وجہ سے ڈر گئی ہے شاید" طالب حامدی نے اس کا سخت رویہ دیکھ کہا لیکن ہبہ کو تسلی نہ ہوئی اسے پتہ تھا وہ ایسے صرف غصے میں کرتی لیکن اسے غصہ آکس پر رہا تھا اس نے بے دردی سے منہ پر چھینٹے مار مار کر چہرہ سرخ کرلیا تھا

www.novelsclubb.com

"اللہ کیا ہو گیا؟" تبھی سیڑھیوں پر سے چچی کی غم میں ڈوبی آواز ابھری تو طالب صاحب اٹھ کر اپنے کمرے میں چلے گئے اور دروازہ بند کر لیا

یہ ان اسلامی اور مڈل کلاس فیملی میں سے ایک گھرانہ تھا جہاں شریعت کے مطابق رہنا واجب تھا جہاں ماڈرن زمانے کے ساتھ چلنے کا سوچ کر اسلام کو پس پشت نہیں ڈالا جاتا تھا

بتول بیگم نے بھی کچن کی طرف جانا مناسب سمجھا زورین نل بند کرتی عصر کی نماز پڑھنے چلی گئی

"ہائے کہاں گئے سب؟" ہال کے بیچ و بیچ اکیلی ہبہ کو پا کر انہوں نے دانتوں تلے انگلی دابی

"امی بابا کیلیے چائے بنا رہی ہیں اور زوئی نماز پڑھ رہی ہے آپ آئیں ناں چچی بیٹھیں" ہبہ نے زبردستی مسکراتے ہوئے جواب دیا

غنی صاحب فون پہ سمان اور اور عزیز صاحب کو پوری تفصیل بتا چکے تھے اور گھر خیریت سے پہنچ جانے کی تسلی بھی دے چکے تھے

"تمہارے چچا کا ابھی فون آیا بتا رہے تھے بھائی صاحب کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے.. ہیں بھابی بچ بچاؤ ہو گیا؟" وہ اسے دور دھکیلتیں کچن کی طرف چلی آئیں

"ہاں الحمدللہ رب کا شکر ہے ہمارا کوئی نقصان نہیں ہوا اور انہوں نے بھی اپنا نقصان معاف کر دیا ہے" (طالب حامدی نے گھر میں ادا کی گئی رقم کے بارے میں بتانا مناسب نہیں سمجھا) انہوں جلدی سے تفصیل بتاتے ہوئے اپنی جان چھڑائی

"میں تو صبح سے کہہ رہی تھی آج مت جائیں آرزو کے سسرال والے آرہے ہیں اس کا بری کا سامان دینے میری تو کسی نے نہیں مانی" چچی نے کڑوے سے لہجے میں کہتے ان کا دل جلایا

"نظر بھی تو آپکی ہی لگی ہے" ہبہ نے زیر لب کہتے ہوئے دانت پیسے

"دیکھا ہو گیا ناں اب اپشگن" انھوں نے منہ بسورا

"چچی حادثے کا کس کو پتہ ہوتا ہے کب ہو جائے" ہبہ نے بے زاری سے کہا

"ہاں تو کونسا موت آئی تھی کہ آج ہی جانا ہے ڈاکٹر کے پاس" انکی بات پر بتول بیگم کو غصے سے تڑپ اٹھیں

"زرینہ میری معصوم سی بچی کینسر سے جونج رہی ہے ایک ایک پل اس کے لیے اہم ہے اور اوپر سے تم ایسے فضول قسم کے الفاظ استعمال کر رہی ہو اس کیلئے" وہ سخت لہجے میں بولتی ہوئی ان کے پاس آئیں

"امی آپ بابا کیلئے چائے لے کر جائیں میں چچی سے بات کرتی ہوں" ہبہ نے معاملہ بگڑتے دیکھ جلدی سے بات سنبھالی تو وہ چائے ڈال کر غصے سے چھلنی پتیلی میں پٹختی کچن سے نکل گئیں

"بھلائی کا تو زمانہ نہیں رہا" چچی نخوت سے پیر پٹختی اپنے پورشن کی سیڑھیاں چڑھ گئیں

ہبہ سر جھٹکتی جلدی سے زورین کی طرف آئی وہ جائے نماز کو طے کر رہی تھی

"کیا ہوا زوئی"؟؟؟

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں" اس نے دانت بھینچتے ہوئے چہرہ دوسری طرف موڑا

"زورین مسئلہ کیا ہے؟" ہبہ نے جھنجھلا کر اسے بازو سے پکڑا

"اب یہ حالات آگئے ہیں کہ مجھ سے باتیں چھپاؤ گی" ہبہ نے اسے اپنی طرف موڑتے ہوئے اسکا جھکا چہرہ اپنی طرف اٹھایا تو وہ اسے دیکھتی روتے ہوئے اس کے گلے لگ پڑی

"ارے۔۔۔" وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی

"زوئی اب مجھے پریشان کر رہی ہو بتاؤ ناں کیا بات ہوئی ہے" اس نے اسکا سر سہلاتے ہوئے کہا

"جہاں ہم لوگ گئے تھے ان کے بیٹے نے میرے ساتھ بدتمیزی کی" اس نے روتے یوئے دبی آواز میں کہا

"یااللہ تم ٹھیک تو ہو کچھ کیا تو نہیں اس نے تمہارے ساتھ؟" ہبہ نے دہل کر اسے خود سے دور کرتے ہوئے اس کا جائزہ لیا تو اس نے نفی میں سر ہلا دیا

"بھابھی کہاں ہیں؟"زورین نے جلدی سے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں

"اور کہاں ہونا ہے انہوں نے گئی ہوئی ہے اوپر اپنی بہن کی بری دیکھنے"ہبہ نے بے زاری سے کہا۔۔۔سمان ہبہ سے چھوٹا تھا اور زورین سے بڑا اسکی شادی طالب حامدی نے اپنے بھائی کی بیٹی سے کرانا ہی مقصود سمجھا

"تم بیٹھو یہاں پوری تفصیل بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے"ہبہ نے اسکا خیال جھٹکتے ہوئے زورین کو بازو سے پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا

"اس نے مجھ سے کہا باہر پولیس آئی ہوئی ہے مجھے ساری انفارمیشن بتادیں نہیں تو پولیس خود آکر مجھ سے سوال کرے گی میں نے ڈر کے مارے اسے سب کچھ بتادیا لیکن مجھے بعد میں پتہ چلا کہ اس بیہودہ انسان نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا"ہبہ محویت سے اسکی بات سن رہی تھی اور پھر نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی

"کیا انفارمیشن؟؟"اس نے نا سمجھی سے پوچھا

www.novelsclubb.com

"یہی کہ ہم کہاں جا رہے تھے۔۔میرا نام کیا ہے بابا کا نام وغیرہ وغیرہ" اس نے دبی آواز میں بتایا

"اور تم اتنی بے وقوف تھیں کہ سب کچھ بتا دیا" ہبہ نے تاسف سے اسے دیکھا

"تو میں کیا کرتی ہبہ اس نے مجھے ڈرایا کہ باہر پولیس کھڑی ہے میرے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے اس وقت" وہ بے بسی سے بتاتے ہوئے رونے لگی ہبہ پریشانی سے اٹھ کر ٹہلنے لگی

"گھر کا ایڈریس بتایا؟؟" اس نے رک کر پوچھا زورین نے نفی میں سر ہلایا

"موبائل نمبر؟؟" اس نے نچلا ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا

"نہیں" زورین نے پھر سے نفی میں سر ہلایا

"ہاں تو پھر تو کوئی ٹینشن والی بات نہیں ہے" ہبہ نے لمبی سانس خارج کرتے ہوئے مسکرا کر کہا

www.novelsclubb.com

"لیکن ہاسپیٹل کا نام بتایا تھا" اس نے ڈرتے ڈرتے بتایا جس پر ہبہ نے دانت پیسے کر اسے دیکھا اس سے پہلے کہ وہ اسکی کلاس لگاتی وہاں سمان آگیا

""کس کو بتایا بھئی ہاسپٹل کا نام"؟؟

"کسی کو بھی نہیں" ہبہ نے سر کجھاتے ہوئے بات ٹالی, زورین بھاگ کر اسکے گلے لگی زور و شور رونے لگی

"ارے باپ رے اتنا تو ہبہ اپنی رخصتی پر نہیں روئی تھی جتنا تم آج ایک چھوٹے سے ایکسیڈنٹ پر رو رہی ہو" سمان نے اسکا موڈ فریش کرنے کے لیے شرارت سے کہا

"سمان" ہبہ نے اسے آنکھیں دکھائیں

""ہاہاہاہا پاگل بس بھی کرو آنکھیں سوج جائیں گی" سمان نے زورین کو خود سے دور کرتے ہوئے اس کے آنسو پونچھتے ہوئے کہا

"میں اب کبھی بھی ہاسپٹل نہیں جاؤں گی" اس نے روتے ہوئے دوٹوک

"ارے ایسے کیسے ؟"سمان نے خفگی سے اسے دیکھا

"ٹریٹمنٹ نہیں کروانا۔۔ ٹھیک نہیں ہونا ہے" وہ اسے بچوں سا پچکارنے لگا

"اچھا چلو آئندہ سے ہبہ تمہارے ساتھ جایا کرے گی۔۔ سن رہی ہو ہبہ آئندہ سے میری جان کے ساتھ جانا ہے"سمان نے اسے پیار سے آرڈر کیا

"جی ضرور عالی جاہ" کہتے ہوئے وہ ادب سے جھکی

"میں تو جارہی تھی ساتھ میں ابو نے کہا آپکی سالی کے سسرال والوں کی خاطر تواضع کرنے کیلئے رک جاؤں" ہبہ نے جتاتے ہوئے منہ بسورا

"اچھا جی،، کیا کہہ سکتے ہیں پھر تو""سمان نے لمبی سانس خارج کی

"چلو اچھی سی کافی تو پلاؤ سر میں شدید درد ہے۔ میری جان پیے گی"اس نے ابرو اٹھا کر زورین سے سوال کیا تو اس نے نفی میں سر ہلا دیا تو وہ اسی کی طرح سر ہلاتا اسے چھیڑنے لگا۔۔

جس پہ وہ مسکرادی ہبہ بھی دھیرے سے کھلکھلادی اور کافی بنانے چلی گئی وہ شام بہت اداس کے گزری رائنا کچھ وقت کے لئے نیچے آئی تھی لیکن دوبارہ اوپر چلی گئی تھی کیونکہ آٹھ سو شادی کے کام تھے اور اسکی لاڈلی بہن کی شادی ہو رہی وہ سب لوگ ایک ہی گھر میں رہتے تھے گراؤنڈ فلور کو گیسٹ ہاؤس کے طور پر رکھا ہوا تھا فرسٹ فلور پہ طالب حامدی کی فیملی رہتی تھی اور سیکنڈ پورشن میں عزیز صاحب اور ان کی بیوی بیٹی رہتے تھے عزیز صاحب کم گو انسان تھے سرکاری اسکول میں نوکری کرنے کے ساتھ ساتھ مسجد میں بھی بچوں کو قرآن پڑھاتے تھے ان کی گھر میں موجودگی نہ ہونے کے برابر تھی جبکہ ان کے برعکس طالب حامدی دبدبے والے اور گھر پر نظر رکھنے والے تھے ان کی بک ہول سیل کی مارکیٹ تھی جس سے گھر اچھے طریقے سے چل جاتا تھا

www.novelsclubb.com

کراچی میں خود کا گھر لینا بہت بڑی بات ہوتی ہے یہاں اکثر کراسی طرح تنگ اور عمارتوں کی تعمیر میں ڈھلے ہوئے گھر ہوتے ہیں ہوا کیلئے چند کھڑکیاں یا بالکنیاں نصب ہوتی ہیں جن سے مر مرا کر جو تھوڑی بہت ہوا آتی ہے وہ بھی جراثیم زدہ روڈ اور بازار قدرے کشادہ بنے ہوئے ہوتے ہیں اسی لیے کراچی کی آدھی عوام آپکو بازاروں اور آدھی سڑکوں کے کنارے بے مقصد

بیٹھی نظر آئے گی گندگی چاہے کتنی ہی ہو صفائی کیلئے ہاتھ پیر کوئی نہیں چلاتا جابجا بکھرے پولیتھن بیگز اور پان گٹکے کی جراثیم زدہ پچکاریاں فضا میں کتنی بیماریوں کو پیدا کر رہی ہیں کسی کو کوئی اندازہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔

****

صبح کے تخت نشین شام کے مجرم ٹھہرے

ہم نے پل بھر میں نصیبوں کو بدلتے ہوئے دیکھا ہے

www.novelsclubb.com

راحم گھر آتے ہوئے بیکری سے خوبصورت سا کیک بھی لیتا آیا تھا کیونکہ آج اسکے والدین کی میرج اینیورسری تھی وہ فیملی کی ہر خوشی کو تحائف اور سرپرائزسے یونہی دوبالا کردیا کرتے تھا

"مما۔۔ مما کہاں ہیں آپ؟"راحم ایک ہاتھ میں بڑا سا کیک کا ڈبہ اور دوسرے میں نیکلس لیے اُنھیں پکارتا ہوا سونے کی انگوٹھی میں جڑے ہیرے جیسے مینشن میں داخل ہوا سفید اور گولڈن انٹیریئر سے آراستہ ہال جس کے پیچ و پیچ سانپ کی طرح بل کھاتی شیشے کی سیڑھیاں اس کی خوبصورتی میں چار چاند لگاتی تھیں

اس کے پیچھے پیچھے غنی صاحب اور طلحہ بھی گھر میں داخل ہوئے

"کیا ہوا؟"انہوں نے سیڑھیاں اترتے ہوئے تشویشاً پوچھا

"ہیپی انیورسری ٹو یو"اُنھیں دیکھتے ہی اس نے گنگنانا شروع کردیا تو شرماتے ہوئے ہنس پڑی

"پاگل مجھے لگا پتہ نہیں کیا ہو گیا"انہوں نے محبت سے اس کے سر پر چپیت لگائی

"کیا ہو رہا ہے یہاں پہ" صلح اور ادیبہ بھی وہاں آگئی

"کیوں بدمعاش اکیلی ماں کو وش کرنی ہے انیورسری باپ کا کوئی حق نہیں" غنی صاحب نے اس کے کان مروڑتے ہوئے تنک کر پوچھا

"آہ بابا دکھ رہے ہیں میرے کان" وہ زور سے چلایا

"صلح تم یہ تو پکڑو" اس نے کیک کا باکس اُسے پکڑایا

"ہہہ بابا مزا آگیا اسی طرح پکڑے رہیں" طلحہ نے کیک پر سے چیریز اٹھا کر کھاتے ہوئے اُسے آنکھ ماری

"سالے تو مجھے بعد میں مل" راحم نے دانت پیسے

"کیا کر رہے ہیں چھوڑیں بھی اب بچے کو، کان توڑیں گے کیا اُسکا" انہوں آگے بڑھ کر شوہر کا ہاتھ جھٹکا

"اسی۔۔۔اسی لیے نہیں وش کی" راحم نے اپنا سرخ کان مسلتے ہوئے تنک کر کہا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بھائی اس باکس میں کیا ہے" ادیبہ نے تجسس سے اسکے ہاتھ میں پکڑے باکس کو دیکھا

"یہ میری ماں کے لئے تحفہ ہے،، انہیں تیس سال برداشت کرنے کے لئے """ راحم نے غنی صاحب سے دور ہوتے ہوئے آنکھوں سے جتایا اور باکس ماں کے حوالے کیا

"کیسے برداشت کیا آپ نے" اس نے شرارت سے تاسف بھرے لہجے میں کہا

"ہاہاہا پاگل۔۔۔ تھنک یو سو مچ" اُسے گھوری دیتے ہوئے انہوں اُسکی پیشانی چوم لی

"مکھن لگانا تو کوئی ان سے سیکھے" طلحہ نے جیلسی فیل کرتے ہوئے کہا

"تم بھی لگالیا کرو کسی نے منع کیا ہے" راحم نے اُسے مزید چھیڑا

"غنی صاحب آپ بھی ذرا خرچہ کرلیا کریں" اس نے آنکھ مارتے ہوئے اُن پر چوٹ کی صلح اور ادیبہ نیکلس دیکھ کر خوش ہو رہی تھیں

"بھائی مما کو اتنے مہنگے تحفے دیتے ہیں بھابھی کو کتنے زیادہ مہنگے دیں گے" ادیبہ نے نیکلس کی خوبصورتی کو دیکھتے ہوئے شریر لہجے میں کہا

www.novelsclubb.com

"پیسے تو میرے ہی ہیں،، نام تم نے لگا لیا ہے تو کیا ہوا" آزر غنی نے مزے سے کوٹ اُتار کر بائیں بازو پر ڈالتے ہوئے کہا جبکہ طلحہ ان کو گھتم گھتا دیکھ کیک پہ لگی بیریاں چرانے پر لگا ہوا تھا

"رہنے دیں میرے خود کے اکاؤنٹ سے خریدا ہے میں نے زیادہ نمبر بنانے کی ضرورت نہیں ہے" اس نے طلحہ کا چیری اٹھاتا ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا

"اچھا اب لڑنا بس بھی کریں" غنی صاحب نے کچھ کہنا مگر سبین بیگم نے ٹوک دیا

"چلیں آئیں بابا مما کے ساتھ کھڑے ہوں کیک کاٹیں"" صلح اُنھیں نیکلس پہنا چکی تو نائف اٹھا کر دیتے ہوئے کہا

"ہاں جلدی کاٹیں نہیں تو اس بھوکڑ نے کیک کا لک بگاڑ دینا ہے" راحم کی بات پر طلحہ نے منہ بسورا

"ما بدولت تو بہت حسین لگ رہی ہیں" غنی صاحب نے اُن کے پاس آتے ہوئے سرگوشی کی جس سے اُن کے چہرے پر شرماہت کے رنگ بکھر گئے

"کیک پر نظریں جمائیں مجھ پر نہیں" انہوں نے مسکاتے ہوئے کہا تالیوں کی گونج میں انہوں نے کیک کٹ کیا

سبین بیگم کی آنکھیں بھیگ آئیں

"مما آپ رو رہی ہیں" ادیبہ نے پریشانی سے اُن سے پوچھا تو سب نے انکی طرف فکر مندی سے دیکھا

"ارے نہیں پاگل خوشی کے آنسو ہیں خدا میرے بچوں کو یونہی ہنستا مسکرا تا رکھے" انہوں نم آنکھیں پونچھتے ہوئے ہنس کر بولا

"مما آپ بھی ناں" صلح نے بڑھ کر اُنھیں گلے لگا لیا

"چلو تم لوگ اپنی ماں کو چپ کرواؤ میں چینج کر کے آتا ہوں" غنی صاحب کہتے ہوئے منظر سے ہٹ گئے

"چیری کے دشمن تم نے چینج نہیں کرنا" راحم نے طلحہ کے ہاتھ سے چیری چھین کر کھاتے ہوئے ڈپٹا

"غریب کی خوشی برداشت نہیں ہوتی" وہ منہ بسورتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

"ادیبہ تم لوگوں کے گفٹ بھی ہیں کار میں رکھیں ہیں جاؤ لے آو" راحم نے ٹشو پیپر سے ہاتھ پونچھتے ہوئے اُسے بھی منظر سے ہٹا دیا

"خیریت ہے سب کو آئیں بائیں کر رہے ہو" انہوں نے اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے مشکوک انداز میں پوچھا

"ہاہاہا کچھ بھی تو نہیں ہے مما" اس نے جھنپتے ہوئے کہا

"کچھ تو ہے؟" انہوں نے دوبارہ اپنی بات دہرائی

"ہمم ہے بھی اور نہیں بھی"" صلح کیک اٹھا کر کچن میں چلی گئی تو وہ اُن کے روبرو ہو بیٹھا

"کون ہے؟" انہوں نے تجسس سے پوچھا

"پتہ نہیں۔۔۔کچھ خاص ہے پتہ نہیں اُس میں ایک عجیب سی کشش۔۔۔بٹ یو نو جب سے اس سے ملا ہوں تو عجیب سی خوشی ہو رہی ہے دل عجیب سا اوپر نیچے ہو رہا ہے" وہ غور سے اس کے چہرے کے بدلتے رنگوں کو دیکھ رہی تھیں

"You better know me میرے ساتھ ایسا کبھی بھی نہیں ہوا میں جتنی بھی لڑکیوں سے ملا ہوں۔۔۔بٹ کچھ ہے اس میں کچھ جو میں بیان بھی نہیں کر پا رہا۔۔آپ سمجھ رہی ہیں ناں" اس نے لاچاری سے اُن کے ہاتھ تھام لیے

"جی بالکل سمجھ رہی ہوں۔۔۔میرا بیٹا عاشق ہو گیا ہے کسی کا تبھی تو آج پہلی دفعہ کسی کا ذکر مجھ سے آ کر کیا" انہوں نے اسکی حالت پر ہنستے ہوئے اسکی ٹھوڑی سے پکڑتے ہوئے کہا

"مما آپ بھی ناں" وہ اُن کے ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر ہنس دیا

"مما کیا کوئی کسی سے اس طرح چند لمحوں میں متاثر ہو سکتا ہے" اس نے اپنی الجھن بیان کی

"ایک لمحے میں کائنات بدل جاتی ہے پل میں سانس کا تانا ٹوٹ کر دوسری دنیا سے جڑ سکتا ہے تو پل میں کسی بشر سے احساس جڑنا کونسی بڑی بات۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے اسے سمجھانے لگیں "بس یہ خیال رکھنا کسی کی عزت نفس کو کبھی ہرٹ مت کرنا ورنہ خدا ناراض ہو جائے گا اور جب خدا ناراض ہوتا ہے تو نفس بیگانہ اور مشرک ہو جاتا ہے اسے پھر ہدایت نہیں ملتی" ان کی باتیں وہ سن تو رہا تھا لیکن اسکا در حقیقت مطلب نہیں سمجھ پا رہا تھا لیکن تقدیر بہت بڑی چیز ہے دس سال کے بچے سے گھر سنبھلوا سکتی ہے، شیر خوار بچے کو اپنے آغوش میں لے کر موت کی تکلیف سے دوچار کر سکتی ہے تو راحم آزر کو حقیقت معلوم کروانا کونسی بڑی بات تھی

www.novelsclubb.com

****

کس دل میں کیا چھپا ہے حرف خدا جانتا ہے

دل اگر بے نقاب ہوتے تو سوچو کتنے فساد ہوتے

وہ تین دن سے اس ہاسپٹل کے چکر کاٹ رہا تھا گھنٹوں آکر اس ڈیٹول زدہ ماحول میں اسکا انتظار کرتا رہتا لیکن اسکا کوئی اتا پتا نہیں تھا آج چوتھا دن تھا اور اسکی مایوسی دھیرے دھیرے بڑھنے لگی تھی لیکن شاید تقدیر کو اس پر رحم آہی گیا تھا بلا آخر وہ اپنے بابا اور ایک خاتون کے ساتھ او_پی_ڈی کے ویٹنگ روم میں داخل ہوئی اس کا عبایا اس کا نقاب سب سے منفرد تھا جسے لاکھوں میں بھی پہچانا جاسکتا تھا راحم کے چہرے پر دل سے ابھر کر مسکراہٹ پھیلی اس نے جلدی سے سائیڈ ٹیبل پر پڑا نیوز پیپر اٹھا کر چہرے کے سامنے کر کے کن اکھیوں سے اُنھیں دیکھنے لگا

"زورین ہبہ تم دونوں یہاں بیٹھو میں اپائنٹمنٹ لے کر آتا ہوں" طالب حامدی انھیں ویٹنگ ایریا میں بیٹھا کر ریسیپشن ڈیسک کی طرف بڑھ گئے راحم نے بغور اسے دیکھا وہ بالکل پہلی ملاقات کے جیسی تھی بائیں ٹانگ ہلاتی اور ہاتھوں کو آستینوں میں چھپا کر کلچ کو مضبوطی سے تھامے

زورین نے بیٹھ کر ادھر اُدھر کا جائزہ لیا شکر تھا زیادہ بھیڑ نہیں تھی لیکن جونہی اس نے لیفٹ سائڈ دیکھا تو غصے سے غش کھا کر رہ گئی

"راحم آزر "اس نے غصے سے زیر لب نام دہرایا بلیک ہائی نیک سویٹر پر بلیک کوٹ پہنے آنکھوں پر نازک سے گولڈن فریم کا چشمہ جمائے شفاف گلاس جس پر رنگیں رنگ بکھرے ہوئے تھے

"کیا ہوا؟؟" ہبہ بھی اسکی طرف متوجہ ہوگئی اس نے زورین کی غصے بھری آنکھوں کو حیرانی سے دیکھا

"وہ میرا پیچھا کر رہا ہے ہبہ "اس نے نظروں کا زاویہ بدل کر جھکاتے دانت پے دانت جمائے بولا

"کون؟؟"وہ ناسمجھی سے بولی اسکی بات وہ اور زیادہ غصّہ ہوگئی

"ہبہ وہی بدلحاز آدمی جس نے اس دن فراڈ کیا تھا میرے ساتھ" زوئی غصے سے جھلاتے ہوئے کہا

"اوہ اچھا وہ.. کہاں ہے وہ؟" ہبہ ادھر اُدھر دیکھنے لگی

"ایسے مت دیکھو ادھر اُدھر ہمارے لیفٹ سائڈ پر جو انکل بیٹھے ہیں اُن کے بلکل پیچھے کارنر والی چیئر پر بیٹھا ہے.. اور ایک دم سے مت دیکھنا اُسے" اس نے دبی آواز میں کہتے ہوئے کلچ سے موبائل نکال لیا تاکہ اس پر یہ ظاہر نہ ہو کہ وہ اسکے بارے میں باتیں کر رہی ہیں جس طرح وہ نیوز پیپر اٹھائے اُن سے انجان ہونے کا ظاہر کر رہا تھا

دل تو کیا جا کر موصوف کا منہ نوچ لے اسکا پیچھا کرنے کی ہمت کیسے ہوئی۔۔۔زورین حامدی اپنی جگہ کڑھ کر رہ گئی

"زوئی یہ ہے وہ بندہ؟" ہبہ نے حیرانگی سے پوچھا

شاید وہ اسکی وجہیہ شخصیت سے متاثر ہو گئی تھی

www.novelsclubb.com

"ہاں کتنی بار بتاؤں اور یہ بار بار اسکی طرف اشارے کرنا بند کرو" ویسے تو ہبہ اس سے بڑی تھی لیکن باتیں کرتی وہ بلکل بچی معلوم ہوتی تھی کیونکہ وہ بالکل پریکٹیکل تھی ناول پڑھنے والی ڈرامے دیکھنے والی اور بنا کسی کی پرواہ کیے اپنی زندگی جینے والی اس کے اوپر سونے پہ سہاگہ خدا کی عنایت سے ملا فرہاد کا ساتھ تھا

"یار کیا بندہ ہے" اس نے چہرے پر بایاں ہاتھ رکھ کر اوٹ بنائے زوئی کو آنکھ ماری

"ہبہ میں تمہاری آنکھیں نکال لوں گی بیشرم کچھ تو لحاظ کرو شادی شدہ ہو" اسکا غصے سے سر پھٹ رہا تھا اور وہ اسکی تعریفیں کیے جا رہی تھی

"زوئی قسم سے یار ویسے تو میں فرہاد کے لیول کا کسی کو نہیں سمجھتی پر یہ تو اوپر کی چیز ہے بالکل ترکش ہیرو کی طرح۔۔ ہائے اللہ میرا بہنوئی بن گیا تو کیا لیول ہو جائے گا ہمارا" ہبہ اسکے مزاج کے بلکل مختلف مزاج کی شوخ مزاج طبیعت کی مالک تھی

"اس اوپر کی چیز نے کچھ ایسا ویسا کیا ناں تو میں اسے اوپر ہی پہنچا دوں گی" زوئی نے موبائل پہ سکرین توڑ ڈالنے والی کلکنگ کرتے ہوئے کہا اسکا بس نہیں چل رہا تھا واٹس ایپ کو اسکرول کر کر کے موبائل توڑ ڈالتی

"شکل سے تو شریف خاندان کا لگ رہا ہے" ہبہ نے سادگی سے بولا

"شریف خاندان کے لڑکے اس طرح کی حرکتیں کرتے ہیں؟ پہلے لڑکی کو جھوٹ بول کر ٹریپ کرنا اور پھر آوارہ بدمعاش کی طرح اُسکا پیچھا کرنا" بات ختم کر کے اس نے جونہی چہرہ موڑا تو اس سے نظر جا ٹکرائی کس قدر بے شرمی سے وہ سینے پر ہاتھ جمائے نیوز پیپر سائیڈ پر رکھ کر محظوظ طریقے سے اسے ہی گھورے جا رہا تھا

www.novelsclubb.com

"ایک منٹ بیٹھنا میں ذرا اسکی طبیعت صاف کر کے آتی ہوں" ہبہ سے کہتے ہوئے وہ جونہی کھڑی ہوئی تو دوسری طرف سے بابا آ گئے

"کچھ چاہیے تھا بیٹا" انہوں نے اسے کھڑا دیکھ سوال کیا مارے خوف اسکے ہاتھوں میں پسینے آ گئے طالب حامدی اس کے بالکل سامنے پیٹھ کیے کھڑے تھے

"نہیں تو بابا"اس سے نظریں چراتے ہوئے کھسیا سی گئی جبکہ راحم کے شام کے گلاب کی طرح کھلے عنابی ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی

"چلو اچھا گھر چلتے ہیں"انہوں نے زوئی کی فائلز اٹھاتے ہوئے کہا

"لیکن کیوں بابا ڈاکٹر سے نہیں ملنا"ہبہ نے حیرانی سے پوچھا

"ڈاکٹر کی اپائنٹمنٹ نہیں ملی وہ اس ویک لیو پر ہیں نیکسٹ ویک کی اپائنٹمنٹ لے لی ہے میں نے"انہوں نے پیشانی مسلتے ہوئے جواب دیا

"چلیں کوئی بات نہیں گھر چلتے ہیں(بری خبر ملنے سے پھر بچ گئی شکر زندگی کے دنوں میں تھوڑا اور اضافہ ہو گیا)"زوئی نے دل میں سوچا اور بنا دوبارہ اسے دیکھے بابا کے پیچھے پیچھے قدم بڑھا دیے

راحم حیرانی سے اُنھیں جاتا ہوا دیکھ رہا تھا

اتنی جلدی کیوں چلے گئے اس نے حیرانی سے کلائی میں بندھی گھڑی دیکھتے سوچا تبھی اسکا موبائل رنگ کرنے لگا اس نے اسکرین آنکھوں کے سامنے کی تو نام دیکھ کر بے زار سا منہ بنا گیا

''جی فرمایئے حسنہ تقویر بریک اپ میں کوئی کمی رہ گئی تھی" اس بے دلی سے کال ریسیو کرتے موبائل کان سے لگایا

"راحم آزر غنی صاحب آکر اپنے تحفے لے جائیں ایک ناکام رشتے کی نشانیاں مجھے نہیں چاہیں" دوسری طرف سے اسی کے لہجے میں دوبدو جواب موصول

"اومائی گاڈ! اتنے بڑے کام کیلئے میرا وقت ضائع کیا، گھر میں کافی تعداد میں خادم ہونگے ان کو بانٹ دیں "

"میں کیوں بانٹوں کسی کو آئیں اور خود لے کر جائیں" دوسری طرف سے کھٹ جواب آیا اب کے راحم کی بے زاری سنجیدگی میں تبدیل ہوئی

"گھر میں پیٹرول تو ہو گا ناں، آگ لگا دیں ان کو" اس نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا" اور ایک بات ایسے فضول بہانے بنا کر میرا وقت ضائع کرنے سے گریز کرنا کیونکہ اگلی بار وہ راحم نہیں بات کرے گا جسے تم جانتی ہو" وارننگ دیتا کھٹ سے کال کٹ کی اور لمبی سانس ہوا میں چھوڑ کر موڈ ٹھیک کرتا ریسپشن ڈیسک کی طرف چلا آیا

"یس سر کونسے ڈاکٹر کی اپائنٹمنٹ چاہیے آپکو" سامنے موجود لڑکے نے ادب سے پوچھا

"ابھی یہاں سے جو آدمی گئے ہیں انہوں نے جس ڈاکٹر کی بک کروائی اُسی سیم ڈاکٹر کی "

اس نے پہلے چند لمحے حیرانی کے انداز سے راحم کو دیکھا اور پھر گویا ہوا

"وہ تو ڈاکٹر حبیب کے پیشنٹ ہیں اور ڈاکٹر اس ویک لیو پر ہیں" اس نے کمپیوٹر اسکرین پر دیکھتے ہوئے کہا

"اوکے۔۔۔" وہ مایوسی سے مڑنے لگا کے شریر دماغ نے پھر سے سرگوشی کی

"ام.....م انکی رپوٹس کا بتا سکتے ہیں" اس نے جھجھکتے ہوئے پوچھا

"نو سر سوری ہم کسی کی پرسنل انفارمیشن کسی کو شیئر نہیں کر سکتے" اس نے مسکراتے ہوئے معذرت کی

"بیٹا مجھے تمہاری شکل سے ہی لگا تھا تم کچھ نہیں بتانے والے" راحم نے پھیکی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے دل میں سوچا اور ہسپتال سے باہر نکل آیا لیکن وہ راحم ہی کیا جو پیچھے ہٹ جائے کینٹین سے برگر کولڈ ڈرنک لے کر اے ٹی ایم سے پیسے نکالے اور گاڑی کے بونٹ پر نیم دراز ہو کر برگر انجوئے کرتے ہوئے ریسیپشن بوائے کا انتظار کرنے لگا

ءءانتہا ہو گئی انتظار کی۔۔۔آئینہ کچھ خبر میرے یار کیءء

کھانا ختم کر کے ریسٹ واچ پر ٹائم دیکھتے ہوئے گنگنانے لگا چھ بجنے میں چند منٹ رہتے تھے وہ دونوں بازو سر کے پیچھے رکھے ٹانگ پر ٹانگ رکھے اس کا انتظار کرنے لگا اور تھوڑی دیر بعد وہ باہر آہی گیا راحم کو دیکھ کر وہ تھوڑا اٹھکا اور پھر قدم بڑھانے لگا تو راحم نے دو انگلیوں کے اشارے سے اُسے اپنی طرف بلایا ایک لمحے کو اس نے ادھر اُدھر دیکھا کہ وہ کسے بلا رہا تھا راحم

www.novelsclubb.com

نے انگد شت کی انگلی سے تمھیں ہی کا اشارہ کیا وہ حیرت زدہ انداز میں اُسے دیکھتا ہوا اس کے قریب آگیا

"یس سر" وہ حیران آنکھوں سے اُسے گھور رہا تھا

"رپورٹس کیا ہیں؟" راحم سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

"سر میں نے اپکو بتایا تھا ناہسپتال پالیسی ہے میں اپکو کچھ"۔۔۔۔۔

"Yeah yeah I know your bulshit policy "راحم نے نخوت سے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا

"پر یہ ہاسپٹل نہیں ہے۔۔ تم ہاسپٹل سے باہر ہو سو نو ہاسپٹل نو پالیسی" راحم نے سن گلاسز اُتار کر کوٹ کی پاکٹ میں رکھے

"نو سر ایم سوری" اس نے دوبارہ سے راحم رد کرنا چاہا

"میری لیفٹ پاکٹ میں ایک لاکھ اور رائٹ میں پچاس ہزار ہیں" اس نے پھر سے معذرت کرنی چاہی لیکن راحم نے دوبارہ اسکی بات کاٹ دی

"تم بتاؤ تمہیں کیا چاہیئے۔۔۔رائٹ یا لیفٹ یا پھر دونوں" راحم نے کوٹ کی دونوں سائیڈز کھول کر اُسے دکھائیں ایک لمحے کو تو وہ ٹھٹک گیا بیس ہزار کی تنخواہ والا مجبور آدمی ایک ساتھ اتنے پیسے دیکھ کر ڈگمگا گیا

"سوچ لو میں یہ کام کسی اور سے بھی کروا سکتا ہوں انہی پیسوں میں" وہ ہاتھ جھاڑتا گاڑی سے اتر آیا

اس نے کچھ توقف سوچا

"ٹھیک ہے میں آپکا کام کرنے کے لئے تیار ہوں" بے بسی سے کہا راحم کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ بکھر گئی

"گڈ" وہ خوش لہجے میں کہتا گاڑی کے لیفٹ سائیڈ کا دروازہ کھول کر ڈیش بورڈ کے خانے سے خاکی لفافہ نکالا جس میں پہلے سے بھی رقم موجود تھی اور اس میں کوٹ سے پیسے نکال کر ڈالے اور اس کے ہاتھوں میں لا تھمایا

"کیا بیماری ہے۔۔ کب سے ہے۔۔۔ کب تک رہے گی۔۔ کہاں رہتی ہے۔۔۔ کب آتی ہے کب جاتی ہے"" مغرب ہونے سے پہلے پورا بایو ڈیٹا سینڈ ہو جانا چاہیے اس نمبر پر" راحم نے اپنا وزیٹنگ کارڈ اسکے سینے پر رکھتے ہوئے کہا

"پر تھوڑی دیر پہلے تو آپ نے صرف رپورٹس کا کہا تھا" وہ قدرے تزبزب ہوا

"تھوڑی دیر پہلے تین لاکھ بھی تو نہیں دیے تھے" اس نے آنکھوں پر گلاسز لگاتے ہوئے معصوم لہجے میں کہا

"تمہارا نام کیا ہے؟" راحم نے ابرو اچکا کر پوچھا

"جی زاکر" اس نے بے دلی سے بتایا

www.novelsclubb.com

"ہاں توزاکر صاحب شام تک پوری انفارمیشن پہنچ جانی چاہیے ورنہ رات کا کھانا تمہارے گھر آکر کھاؤں گا آنٹی سے کہنا دوروٹی زیادہ بنائے""" اسکا بایاں گال تھپتھپا کروارن کرتا ہوا کی رفتار سے گاڑی بھگا کر لے گیا

شام سے پہلے ہی اس نے اپنا کام کر دیا تھا سو اس نے گھر جانے کا ارادہ ترک کرتے زورین کے گھر کی لوکیشن پر ٹرن لے لیا سچائی کنفرم کرنے۔۔۔ پونے گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد آخر وہ اس کے محلے میں پہنچ ہی گیا شہر سے باہر ساحل سمندر کے قریب ایک چھوٹا سا ٹاؤن تھا حد نگاہ پر پہاڑ اور سمندر کی نیلاہٹ نظر آرہی تھی راحم گاڑی سے اتر کر دو قدم آگے بڑھ کر متلاشی نگاہوں سے گھومتے ہوئے ارد گرد دیکھنے لگا گوگل اسسٹنٹ خاموش ہو چکی تھی وہ اپنی منزل پر پہنچ چکا تھا لیکن گھر کونسا تھا اسے کچھ معلوم نہیں تھا ایڈریس میں ہاؤس نمبر تو تھا لیکن وہاں کسی بھی گھر پر نیم پلیٹ نہیں تھی

"کیا ہوا صاحب جی کس کی تلاش ہے؟" ایک آدمی مونگ پھلی کے سرخ چھلکوں کو پھونک مار کر اچھال کر منہ میں ڈالتے ہوئے اس کے پاس چلا آیا راحم نے تیکھی نظروں سے

www.novelsclubb.com

اسے دیکھا دن ڈھل رہا تھا سنہری روشنی کو سرمئی چادر چھپانے لگی تھی راحم نے بغور اسکا مطالعہ کیا میلے کپڑے زیب تن کیے بے پرواہ حلیے میں وہ بے شک نکموں کا سردار معلوم ہو رہا تھا

"طالب حامدی کا گھر کونسا ہے" راحم نے قدرے سنبھل کر بات کا آغاز کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

لوٹتے ہوئے اس کے چہرے پر فاتحانہ چمک سورج کی مانند نظر آ رہی تھی

(دوسری قسط اگلے اتوار انشاءاللہ)

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: